صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 24

منگل 16 جون 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 16 جون 2015ء 28 شعبان 1436 ہجری 16۔احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 137

پاکبازی کی دعا

روح اقدام و دوربین نگاہ
قلب شیر و نگاہِ بازی بخش
پائے اقدس کو چوم لوں بڑھ کر
مجھ کو تو ایسی پاکبازی بخش
سرگرانی میں عمر گزری ہے
سروری بخش سرفرازی بخش

(کلام محمود)

حضورانور کا دورہ جرمنی اور جلسہ سالانہ جرمنی کی روداد، خداتعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ اور شکرگزاری کے جذبات، مہمانوں کے تاثرات

انسان کو چاہئے کہ ہر وقت دعا کا طالب رہے اور خداتعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے

کارکنان جلسہ کا شکریہ، بعض چھوٹی چھوٹی کمیاں تو بڑے انتظامات میں رہ جاتی ہیں، ان پر نظر رکھیں۔ آئندہ مزید بہتری پیدا ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 جون 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضورانور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور خداتعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے اس سے خداتعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے۔ حضورانور نے اپنے حالیہ دورہ جرمنی اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی روداد بیان کی۔ خداتعالیٰ کی شکرگزاری کے طور پر ایمان افروز واقعات، خداتعالیٰ کے فضلوں، برکات اور اس کے انعامات کا تذکرہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جرمنی کے جلسے اور دوسرے پروگراموں کے ذریعہ ان دنوں میں وسیع پیمانے پر ملک کے وسیع حصے میں دین حق اور احمدیت کا پیغام پہنچا۔ فرمایا کہ دلوں تک پہنچنا تو بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مرضی کے ممکن نہیں۔ بعض دفعہ پرجوش مقررین کی تقریریں بھی اثر نہیں کرتیں لیکن ایک سادہ اور عام فہم انداز میں بات اثر کر جاتی ہے۔ پس اس کے نظارے ہم نے جلسے پر مشاہدہ کئے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرقی یورپ اور جرمنی کے ہمسایہ ممالک سے بہت سے لوگ جلسے پر آئے ہوئے تھے، ان مہمانوں کے ساتھ ملاقاتیں بھی ہوئیں، سوال و جواب بھی ہوئے اور بعض نے حق کو شناخت کر کے اس موقع پر بیعتیں بھی کیں۔

حضورانور نے جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کے تاثرات بھی بیان فرمائے۔ جس میں انہوں نے اس طرح اظہار کیا کہ محبت، اخلاص اور بے لوث خدمت کا مظاہرہ انہوں نے دیکھا۔ جلسے کے انتظامات میں غیر معمولی وسعت اور نمایاں تبدیلی محسوس کی۔ زندگی میں پہلی دفعہ اتنے اچھے لوگوں سے ملاقات ہوئی، دین حق کے پیغام نے سب سے زیادہ متاثر کیا جواب یہاں سے ملا۔ سب کچھ اچھے طریقے سے آرگنائز کیا گیا تھا۔ یہاں ڈسپلن تھا۔ سب سے زیادہ اس بات نے متاثر کیا کہ سب لوگ خدا کے نزدیک برابر ہیں۔ سب میں برداشت ہے، مذہب، قوم اور زبان کی وجہ سے آپس میں اختلافات نہیں ہیں۔ یہاں کی ہر چیز مسحور کن ہے۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام حق پہنچانے کا انداز ہی نرالا ہے۔ جلسے کا ماحول ایسا روحانی نظارہ ہے جس نے روح کی گہرائی تک اثر کیا۔ خلیفہ وقت کو دیکھ کر اور ان کی تقاریر سن کر احمدیت کے بارے میں نظریہ تبدیل ہو گیا۔ جلسہ کا ماحول عجیب محبت اور یگانگت سے پر ہوا ہوا تھا۔ اس بات نے بھی بہت متاثر کیا کہ وہاں پر سینکڑوں لوگ بغیر کسی معاوضہ کے رضاکارانہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ خلیفہ وقت کی تقاریر سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والی تھیں، پیار، بھائی چارہ اتحاد اور یگانگت ان کے الفاظ میں ملی ہوئی تھی، ایسی منظّم تنظیم زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ جماعت احمدیہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ زندہ خداتعالیٰ کی ہستی آج بھی موجود ہے۔

حضورانور نے انتظامیہ کو توجہ دلانے والی بعض باتوں کا بھی ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ جہاں اتنا بڑا پروگرام ہو وہاں کچھ نہ کچھ تو کمیاں اور کمزوریاں رہ جاتی ہیں لیکن بہرحال ان کو دور کرنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں اپنی کمزوریوں کی طرف بھی نظر رکھنی چاہئے۔ جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ان میں عورتوں والے حصے میں روٹی اور سالن کا بہت زیادہ ضیاع ہے۔ جرمنی کی انتظامیہ خاص طور پر لجنہ کو چاہئے کہ کھانے والیوں کو اس طرف توجہ دلاتی رہیں۔ پھر مہمانوں کی جلسہ گاہ سے دور رہائش کا مسئلہ تھا۔ انتظامیہ کو ایسے مہمانوں کی جلسہ گاہ سے قریب رہائش کا انتظام کرنا چاہئے۔ لوگوں کا رستوں اور جگہ جگہ گند پھینکنا اور صفائی کا خیال نہ رکھنا، اس طرف آئندہ لوگوں کو خاص خیال رکھنا چاہئے۔ پھر یہ کہ شاملین جلسہ کا سپیشل کسی کھانے کی فرمائش کرنا مناسب نہیں، جو بھی کھانے کا انتظام ہو اسی پر اکتفاء اور صبر کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ پھر بعض کارکن بعض معاملات میں سخت ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کارکنوں کو ہمیشہ نرمی اور سہولت کا سلوک ہی کرنا چاہئے۔ بہرحال مجموعی طور پر جلسے کے انتظامات بہت اچھے تھے۔ افسر جلسہ سالانہ اور ان کی ٹیم نے گزشتہ سالوں کی نسبت بہت بہتر کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزا دے جنہوں نے بڑی محنت سے کام کیا۔ تمام کارکنان کا بہت بہت شکریہ۔

حضورانور نے فرمایا کہ اسی طرح دورے کے دوران دو بیوت الذکر کے بھی افتتاح ہوئے۔ افتتاحی تقاریب میں اہم شخصیات نے شرکت کی، جماعت کے اس نیک کام کو سراہا اور اپنے نیک تاثرات کا اظہار بھی کیا۔ اس موقع پر بھی حضورانور نے تقاریر کیں اور میڈیا کو انٹرویوز دیئے۔ حضورانور نے جلسہ سالانہ اور دیگر پروگراموں کی میڈیا کوریج کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے تقریباً 107 ملین لوگوں تک دین حق کی خوبصورت تعلیم اور احمدیت کا پیغام پہنچا۔ فرمایا پس جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کے لئے روحانی وتربیتی ترقی کا باعث بنتا ہے وہاں غیروں کو بھی دین حق کی حقیقی تصویر پیش کرنے کا باعث بنتا ہے اور اس طرح بیعتیں بھی ہوتی ہیں۔ حضورانور نے آخر پر مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین بدر صاحب درویش قادیان کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

حسد سے بچیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اگر انسان کے دل میں خدا کا خوف ہو تو وہ یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ میرے اندر بڑی نیکی ہے اور یہ کہ یہ نیکی ہمیشہ میرے اندر قائم بھی رہنی ہے۔ پس اگر کسی سے کوئی نیکی کی بات ہوتی ہے تو اللہ کا خوف رکھنے والے اور حقیقت میں نیک بندے اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہر احمدی کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے نیکیوں کو اپنے اندر قائم رکھنے کی کوشش کرے اور سب سے زیادہ جو نیکیوں کو جلا کر خاک کرنے والی چیز ہے اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں جیسا کہ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حسد ہے۔ پس اس حسد کی بیماری کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ تمام زندگی کی نیکیاں حسد کے ایک عمل سے ضائع ہو سکتی ہیں۔“

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 258)

ضرورت ہے

درج ذیل آسامیوں کی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فوری ضرورت ہے۔

میڈیکل رجسٹرار
سرجیکل رجسٹرار
گائنی رجسٹرار (لیڈی ڈاکٹر)
پیڈز رجسٹرار
ای این ٹی سپیشلسٹ/ رجسٹرار
پیتھالوجسٹ
ریڈیالوجسٹ

کوالیفائیڈ خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں صدر صاحب/ امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بعض تجربہ کار کوالیفائیڈ کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے فون نمبر 047-6215646 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رمضان تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ روزہ کا اجر عظیم ہے

صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس أُنزل فيه القرآن (سورۃ البقرہ:186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں...... میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جار ہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اُس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 561)

اوقات سحر وافطار ربوہ (رمضان المبارک جون، جولائی 2015ء بمطابق 1436ھ)

دعا افطار: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

رمضان المبارک	تاریخ	دن	اختتام سحر	وقت افطار
1	18 جون	جمعرات	3 : 22	7 : 19
2	19 جون	جمعہ	3 : 22	7 : 19
3	20 جون	ہفتہ	3 : 23	7 : 19
4	21 جون	اتوار	3 : 23	7 : 19
5	22 جون	سوموار	3 : 23	7 : 20
6	23 جون	منگل	3 : 23	7 : 20
7	24 جون	بدھ	3 : 24	7 : 20
8	25 جون	جمعرات	3 : 24	7 : 20
9	26 جون	جمعہ	3 : 24	7 : 20
10	27 جون	ہفتہ	3 : 25	7 : 20
11	28 جون	اتوار	3 : 25	7 : 20
12	29 جون	سوموار	3 : 26	7 : 20
13	30 جون	منگل	3 : 26	7 : 20
14	یکم جولائی	بدھ	3 : 26	7 : 20
15	2 جولائی	جمعرات	3 : 27	7 : 20
16	3 جولائی	جمعہ	3 : 27	7 : 20
17	4 جولائی	ہفتہ	3 : 28	7 : 20
18	5 جولائی	اتوار	3 : 28	7 : 20
19	6 جولائی	سوموار	3 : 29	7 : 20
20	7 جولائی	منگل	3 : 30	7 : 20
21	8 جولائی	بدھ	3 : 30	7 : 20
22	9 جولائی	جمعرات	3 : 31	7 : 19
23	10 جولائی	جمعہ	3 : 32	7 : 19
24	11 جولائی	ہفتہ	3 : 32	7 : 19
25	12 جولائی	اتوار	3 : 33	7 : 19
26	13 جولائی	سوموار	3 : 34	7 : 18
27	14 جولائی	منگل	3 : 35	7 : 18
28	15 جولائی	بدھ	3 : 35	7 : 18
29	16 جولائی	جمعرات	3 : 36	7 : 17
30	17 جولائی	جمعہ	3 : 37	7 : 17

مرتب کردہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ

خطبہ جمعہ

ربّ العالمین کا مظہر بننے کے لئے اپنے ہاتھ سے نہ صرف اپنوں کی بلکہ غیروں کی بھی خدمت کرنے کی کوشش کریں

حضرت مسیح موعود کی سیرت سے مخلوق خدا کی خدمت، توکل علی اللہ، قبولیت دعا، اپنی سچائی پر کامل یقین اور قادیان کی ترقی وغیرہ موضوعات سے متعلق حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ متفرق روح پرور واقعات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم مئی 2015ء بمطابق یکم ہجرت 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مصلح موعود جب حضرت مسیح موعود کی سیرت کے واقعات بیان فرماتے ہیں تو بڑی باریکی سے ان میں سے وہ نتائج اخذ کرتے ہیں جو ایمان کے صحیح راستوں کی طرف نشاندہی کر کے ایک مومن کو اسے خدا تعالیٰ اور دین کی حقیقی شناخت کرنے والا اور اس کا اِدراک پانے والا بنائے۔ ایک دفعہ آپ اپنی ایک تقریر میں آیۃ الکرسی کی تفسیر فرما رہے تھے تو اس کے اس حصے کہ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ (-) (البقرۃ:256) کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بتاؤ کہ جب تمہارا ایسا آقا ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے تو اس کے مقابلے میں اور کسی کو تم کس طرح اپنا آقا بنا سکتے ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجتے اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ البتہ ان کی نیازیں دیتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں اور وہ ہماری شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''ہمارے حکم کے بغیر تو کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔ اس زمانے میں مسیح موعود سے بڑھ کر کس نے بڑا انسان ہونا تھا لیکن حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ جب نواب صاحب کے (نواب محمد علی خان صاحب کے) لڑکے عبدالرحیم خان کے لئے جبکہ وہ بیمار تھا دعا کی تو الہام ہوا کہ یہ بچتا نہیں۔ آپ کو خیال آیا کہ نواب صاحب اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان آ رہے ہیں۔ ان کا لڑکا فوت ہو گیا تو انہیں ابتلا نہ آ جائے۔ اس لئے آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ الٰہی میں اس لڑکے کی صحت کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس پر الہام ہوا مَنْ ذَا الَّذِیْ (-)۔ تم کون ہو کہ میری اجازت کے بغیر شفاعت کرتے ہو۔ دیکھو مسیح موعود کتنا بڑا انسان تھا۔ تیرہ سو سال سے اس کی دنیا کو انتظار تھی مگر وہ بھی جب سفارش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہوتے کون ہو کہ بلا اجازت سفارش کرو۔ حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود) فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ الہام ہوا تو مَیں گر پڑا اور بدن پر رعشہ شروع ہو گیا۔ قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی۔ لیکن جب یہ حالت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا ہم شفاعت کی اجازت دیتے ہیں۔ شفاعت کرو۔ چنانچہ آپ نے شفاعت کی اور عبدالرحیم خان اچھے ہو گئے''۔ صحتیاب ہو گئے۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا مگر یہ دعا قبول ہوئی۔ شفاعت کی اجازت ملی۔ مگر مسیح موعود جیسے انسان کو جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم کون ہو جو سفارش کرو تو اَور لوگ جو بڑے بنے پھرتے ہیں ان کی کیا حیثیت کہ کسی کی سفارش کر سکیں۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اِذن ہو گا تب آپ سفارش کریں گے۔ پس کیسا نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ میری سفارش دوسرا کر سکے گا۔

(ماخوذ از برکات خلافت، انوار العلوم جلد 2 صفحہ 241)

اس غلط تصور نے ہمارے ملکوں کے لوگوں میں، ہمارے معاشرہ میں قبر پرستی کی برائی بھی ڈال دی ہے۔ اس میں مبتلا ہو چکے ہیں اور شرک کرتے ہیں، پیروں کو پوجتے ہیں۔

پس اس بات کو ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی فرمایا ہے کہ جب اِذن ہو گا اسی کی سفارش ہو گی۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب کلام رب عزوجل یوم القیامۃ مع الانبیاء وغیرھم حدیث 7510)

پھر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے ساتھ کس طرح اپنی قدرت کے عجائبات دکھایا کرتا تھا۔ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''ایک دفعہ آپ کو کھانسی کی شکایت تھی۔ مبارک احمد (جو آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے) کے علاج میں آپ ساری ساری رات جاگتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ان دنوں بارہ بجے کے قریب مَیں سویا کرتا تھا اور جلدی ہی اٹھ بیٹھتا۔ لیکن جب مَیں سوتا اس وقت حضرت صاحب کو (حضرت مسیح موعود کو) جاگتے دیکھتا اور جب اٹھتا تو تب بھی جاگتے دیکھتا۔ اس محنت کی وجہ سے آپ کو کھانسی ہو گئی۔ طبیعت خراب رہنے لگی۔

(ماخوذ از تقدیر الٰہی، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 579)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میرے سپرد آپ کی دوائی وغیرہ پلانے کی خدمت تھی اور قدرتی طور پر جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے وہ اس میں دخل دینا بھی اپنا حق سمجھنے لگتا ہے۔ مَیں بھی اپنی کمپاؤڈری کا یہ حق سمجھتا تھا کہ کچھ نہ کچھ دخل آپ کے کھانے پینے میں دوں۔ چنانچہ مشورہ کے طور پر عرض بھی کر دیا کرتا تھا کہ یہ نہ کھائیں وہ نہ کھائیں۔ حضرت خلیفہ اوّل کے نسخے بھی تیار ہو کر استعمال ہوتے تھے اور انگریزی دوائیاں بھی مگر کھانسی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ یہ 1907ء کا واقعہ ہے اور عبدالحکیم مرتد نے آپ کی کھانسی کی تکلیف کا پڑھ کر لکھا تھا کہ مرزا صاحب سِل کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہوں گے اس لئے ہمیں کچھ یہ بھی خیال تھا کہ غلط طور پر بھی اسے خوشی کا کوئی بہانہ نہ مل سکے۔ مگر آپ کو کھانسی کی تکلیف بہت زیادہ تھی اور بعض دفعہ ایسا لمبا اُچھو آتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ سانس رک جائے گا۔ ایسی حالت میں باہر سے کوئی دوست آئے۔ (یعنی جب یہ حالت تھی تو باہر سے کوئی دوست تشریف لائے) اور تحفے کے طور پر کچھ پھل لے کے آئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مَیں نے وہ حضور کے سامنے پیش کر دیئے۔ آپ نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ انہیں (دوست کو) کہہ دو کہ جَزَاکَ اللّٰہ اور پھر ان میں سے کوئی چیز جو غالباً کیلا تھا اٹھایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مَیں چونکہ دوائی وغیرہ پلایا کرتا تھا اس لئے یا شاید مجھے سبق دینے کے لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے۔ مَیں نے کہا اچھا تو نہیں ہوتا۔ مگر آپ مسکرا پڑے اور چھیل کر کھانے لگے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ کھانسی بہت سخت ہے اور یہ چیز کھانے میں اچھی نہیں۔ آپ پھر مسکرائے اور کھاتے رہے۔ میں نے اپنی نادانی سے پھر اصرار کیا کہ نہیں کھانا چاہئے۔ اس پر آپ پھر مسکرائے اور فرمایا مجھے ابھی الہام ہوا ہے کہ ''کھانسی دُور ہو گئی''۔ چنانچہ کھانسی اسی وقت جاتی رہی۔ حالانکہ اس وقت نہ کوئی دوا استعمال کی اور نہ کوئی پرہیز کیا بلکہ بدپرہیزی کی اور کھانسی پھر بھی دور ہو گئی۔ اگرچہ اس سے پہلے ایک مہینہ علاج ہوتا رہا تھا اور کھانسی دور نہ ہوئی تھی۔ تو یہ الٰہی تصرف ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یوں تو بدپرہیزی سے بیماریاں بھی ہوتی ہیں اور علاج سے صحت بھی ہوتی ہے مگر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو دخل بھی دے دیتا ہے اور دعا کا ہتھیار اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھایا

ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور جا کر کہے کہ میں آزادی نہیں چاہتا۔ میں اپنے حالات سے تنگ آ گیا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے میرے معاملات میں دخل دیں اور اللہ تعالیٰ بھی دیکھتا ہے کہ یہ بندہ متوکّل ہو گیا ہے اور چاہتا ہے کہ مَیں اس کے معاملات میں دخل دوں تو وہ دیتا ہے اور پھر اپنی قدرت کا نمونہ دکھاتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 23 صفحہ 275-274)

حضرت مصلح موعود نے اس واقعہ کی مثال کے بعد ایک مثال دی جو ایمان کو تازہ کرتی ہے اور جو لیکھرام سے تعلق رکھتی ہے کہ لیکھرام کا واقعہ بھی اس امر کی مثال میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ چاہے تو صحت کے تمام سامانوں کے ہوتے ہوئے بھی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ (اب لیکھرام کے معاملے میں) خدا تعالیٰ نے یہ فرما دیا تھا، (حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا) کہ عید کے دوسرے دن اس کی موت ہو گی اور چھ سال کے اندر اندر۔ اب چھ سال میں دو تین روز کے لئے حفاظت کے خاص طور پر سامان کر لینا کوئی مشکل امر نہیں ہے اور یہ اس کے اختیار میں تھا کہ ان دنوں حفاظت کے خاص سامان مہیا کر لیتا مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کو پورا کر دیا حالانکہ ظاہری سامان اس کے خلاف تھے۔ 6 مارچ اس کی موت مقدر تھی۔ یکم مارچ کو لیکھرام کو سبھا کی طرف سے ملتان پہنچنے کا حکم ہوا۔ (یہ ان کی کمیٹی تھی۔) وہاں 4 مارچ تک اس نے چار لیکچر دیئے۔ پھر سبھا نے اسے سکھر جانے کے لئے تار دیا مگر وہاں پلیگ ہونے کی وجہ سے ملتان کے آریہ سماجیوں نے وہاں جانے سے روک دیا۔ پھر پنڈت لیکھرام مظفر گڑھ جانے کے لئے تیار ہوئے مگر یہ نہیں معلوم کہ پھر وہ سیدھے لاہور کیوں لوٹ پڑے اور 6 مارچ دوپہر کو یہاں پہنچ گئے'' اگر وہ اسی روز واپس نہ آتا تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوتی لیکن باوجود اس کے باہر رہنے کا موقع پیدا ہو گیا۔ پھر بھی وہ لاہور پہنچ گیا اور وقت مقررہ پر قتل بھی ہو گیا۔ یہ مثال اس امر کی ہے کہ صحت اور حفاظت کے سامانوں کے باوجود بھی انسان ہلاک ہو سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انسان کے کاموں میں دخل دیتا ہے اور جب وہ چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے اپنی قدرت دکھاتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 23 صفحہ 273)

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا بھی ذکر ہوا جن کی تیمارداری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کی اپنی صحت پر بھی بڑا اثر پڑا اور آپ کو اپنے اس لڑکے سے محبت بھی تھی۔ اس کا ذکر حضرت مصلح موعود ایک واقعہ میں یوں فرماتے ہیں کہ ''ہمارا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کا نام مبارک احمد تھا۔ اس کی قبر بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود کے مزار کے مشرق کی طرف موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود کو وہ بہت ہی پیارا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے ہمیں مرغیاں پالنے کا شوق پیدا ہوا۔ (محبت کا یہ اظہار حضرت مسیح موعود کو کس حد تک تھا اور کس طرح ان کا خیال رکھا کرتے تھے۔ کہتے ہیں ہمیں مرغیاں پالنے کا شوق تھا) کچھ مرغیاں مَیں نے رکھیں۔ کچھ میر اسحٰق صاحب مرحوم نے رکھیں۔ کچھ میاں بشیر احمد صاحب نے رکھیں اور بچپن کے شوق کے مطابق صبح ہی صبح ہم جاتے، مرغیوں کے ڈربے کھولتے، انڈے گنتے اور پھر فخر کے طور پر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے کہ میری مرغی نے اتنے انڈے دیئے ہیں اور میری نے اتنے۔ ہمارے اس شوق میں مبارک احمد مرحوم بھی شامل ہو جاتا۔ اتفاقاً ایک دن وہ بیمار ہو گیا۔ اس کی خبر گیری سیالکوٹ کی ایک خاتون کرتی تھیں جن کا عرف دادی پڑا ہوا تھا۔ ہم بھی اسے دادی ہی کہتے اور دوسرے سب لوگ بھی۔ حضرت خلیفہ اول اسے دادی کہنے پر بہت چڑا کرتے تھے مگر اس لفظ کے سوا شناخت کا کوئی اور ذریعہ بھی نہ تھا۔ اس لئے آپ (حضرت خلیفہ اوّل) بجائے دادی کے اسے جگ دادی کہا کرتے تھے۔ جب مبارک احمد مرحوم بیمار ہوا تو دادی نے کہہ دیا کہ یہ بیمار اس لئے ہوا ہے کہ مرغیوں کے پیچھے بہت جاتا ہے۔ (وہاں مستقل رہتا ہے اور گندی جگہ ہے)۔ جب حضرت مسیح موعود نے یہ بات سنی تو حضرت اماں جان سے فرمایا کہ مرغیاں گنوا کر (یعنی کتنی مرغیاں ہیں گن لو) ان بچوں کو اس کی قیمت دے دی جائے اور مرغیاں ذبح کر کے کھا لی جائیں۔ تو حضرت مسیح موعود کو مبارک احمد بہت پیارا تھا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 582-581)

لیکن یہی بیٹا جس کی آپ نے اتنی تیمارداری کی جس کو اتنا پیار کیا، لاڈ کیا۔ جب وفات پا گیا تو اس وقت کے حالات کا نقشہ حضرت مصلح موعود نے مختلف جگہوں پر کھینچا ہے کہ پھر حضرت مسیح موعود کی کیا کیفیت ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود کو ہمارے چھوٹے بھائی مبارک احمد مرحوم سے بہت محبت تھی۔ جب وہ بیمار ہوا تو حضرت مسیح موعود نے اتنی محنت اور اتنی توجہ سے اس کا علاج کیا کہ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ اگر مبارک احمد فوت ہو گیا تو حضرت مسیح موعود کو سخت صدمہ پہنچے گا۔ حضرت خلیفہ اول بڑے حوصلے والے اور بہادر انسان تھے۔ جس روز مبارک احمد مرحوم فوت ہوا اس روز صبح کی نماز پڑھا کر آپ مبارک احمد کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ میرے سپرد اس وقت مبارک احمد کو دوائیاں دینے اور اس کی نگہداشت وغیرہ کا کام تھا۔ میں ہی نماز کے بعد حضرت خلیفہ اول کو اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ میں تھا، حضرت خلیفہ اوّل تھے، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تھے اور شاید ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بھی تھے۔ جب حضرت خلیفہ اول مبارک احمد کو دیکھنے کے لئے پہنچے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ حالت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ بچہ سو گیا ہے۔ مگر درحقیقت وہ آخری وقت تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت خلیفہ اول کو لے کر آیا اس وقت مبارک احمد کا شمال کی طرف سر اور جنوب کی طرف پاؤں تھے۔ حضرت خلیفہ اول بائیں طرف کھڑے ہوئے اور انہوں نے نبض پر ہاتھ رکھا مگر نبض آپ کو محسوس نہ ہوئی۔ اس پر آپ نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ حضور مُشک لائیں اور خود ہاتھ کہنی کے قریب رکھ کر نبض محسوس کرنی شروع کی کہ شاید وہاں نبض محسوس ہوتی ہو۔ مگر وہاں بھی نبض محسوس نہ ہوئی تو پھر آپ نے حضرت مسیح موعود سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضور جلدی مشک لائیں اور خود بغل کے قریب اپنا ہاتھ لے گئے اور نبض محسوس کرنی شروع کی اور جب وہاں بھی نبض محسوس نہ ہوئی تو گھبرا کر کہا حضور جلد مشک لائیں۔ اس عرصے میں حضرت مسیح موعود چابیوں کے گچھے سے کنجی تلاش کر کے ٹرنک کا تالہ کھول رہے تھے۔ جب آخری دفعہ حضرت مولوی صاحب نے گھبراہٹ سے کہا کہ حضور مشک جلدی لائیں اور اس خیال سے کہ مبارک احمد کی وفات سے حضرت مسیح موعود کو سخت صدمہ ہو گا، باوجود بہت دلیر ہونے کے آپ کے (حضرت خلیفہ اول کے) پاؤں کانپ گئے اور حضرت خلیفہ اول کھڑے نہ رہ سکے اور زمین پر بیٹھ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید نبض دل کے قریب چل رہی ہو اور مشک سے قوت کو بحال کیا جا سکتا ہو مگر ان کی آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ امید موہوم تھی۔ جب حضرت مسیح موعود نے آپ کی آواز کے ترعّش کو محسوس کیا تو آپ سمجھ گئے کہ مبارک احمد کا آخری وقت ہے اور آپ نے ٹرنک کھولنا بند کر دیا اور فرمایا کہ مولوی صاحب شاید لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ آپ اتنے گھبرا کیوں گئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے ہمیں دی تھی۔ اب وہ اپنی امانت لے گیا ہے تو ہمیں اس پر کیا شکوہ ہو سکتا ہے۔ پھر فرمایا آپ کو شاید یہ خیال ہو کہ میں نے چونکہ اس کی بہت خدمت کی ہے اس لئے مجھے زیادہ صدمہ ہو گا۔ خدمت کرنا تو میرا فرض تھا جو مَیں نے ادا کر دیا اور اب جبکہ وہ فوت ہو گیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر پوری طرح راضی ہیں۔ چنانچہ اسی وقت آپ نے بیٹھ کر دوستوں کو خطوط لکھنا شروع کر دیئے۔

(الفضل 14 مارچ 1944ء صفحہ 4 جلد 32 نمبر 61)

(ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ وہیں جہاں یہ دوائیاں پڑی تھیں وہاں کارڈ بھی پڑے ہوئے تھے جو پوسٹ کارڈ ہوتے ہیں۔ آپ نے بجائے دوائی نکالنے کے پھر کارڈ وہاں سے نکالے، قلم نکالا اور دوستوں کو خط لکھنے شروع کئے جو قریبی تھے) کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 5 صفحہ 232)

وہ اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے ہم سے لے لی۔ تو مومن کا اصل کام یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تو وہ جہاں تک ہو سکتا ہے دوسرے کی خدمت کرتا ہے اور اس خدمت کو اپنے لئے ثواب کا موجب سمجھتا ہے مگر دوسری طرف جب اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہوتی ہے تو وہ کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ خدمت کا ثواب مجھے مل گیا لیکن جو جزع فزع کرنے والے ہوتے ہیں وہ دنیا کی مصیبت الگ اٹھاتے ہیں اور آخرت کی مصیبت الگ اٹھاتے ہیں اور اس سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے جو دوہری مصیبت اٹھائے۔ اس جہان کی مصیبت کو بھی برداشت کرے اور اگلے

جہان کی مصیبت کو بھی برداشت کرے۔(ماخوذ از الفضل 14 مارچ 1944ء صفحہ 4 جلد 32 نمبر 61)

پھر حضرت مصلح موعود ایک جگہ اسی بارے میں قادیان کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’یہاں رہنے والے لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ مولوی عبدالکریم صاحب اور مبارک احمد کی بیماری میں حضرت مسیح موعود کو علاج معالجہ کا کس قدر خیال ہوتا تھا۔ دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آپ اپنے سلسلہ کی ترقی انہی کی زندگی پر سمجھتے تھے۔ ان ایام میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر ہی نہ ہوتا تھا کہ کس طرح علاج ہو اور کیا علاج کیا جائے۔ لیکن ان کی وفات کے وقت کیا ہوا۔ یہی کہ یک لخت آپ کی ایسی حالت بدلی کہ حیرت ہی ہوگئی۔ یا تو اتنا جوش کہ صبح سے لے کر شام تک (مولوی عبدالکریم صاحب کا وقت جب آیا تھا اس وقت بھی اور عزیزم مبارک احمد کا یا صاحبزادہ مبارک احمد کا آیا اس وقت بھی) انہی کے علاج معالجہ کا ذکر یا آپ اس بات پر ہنس ہنس کر اور نہایت بشاش چہرہ سے تقریر فرما رہے ہیں کہ ان کی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے بتا دیا ہوا تھا۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 231)

پھر آپ نے اس واقعہ کا ایک جگہ اس طرح بھی ذکر فرمایا ہے کہ مبارک احمد کی وفات کے بعد ’’جب آپ گھر سے باہر تشریف لائے۔ (باہر لوگ تھے۔ اس لئے باہر تشریف لے گئے) تو بیٹھتے ہی آپ نے جو تقریر کی اس میں فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلا ہے اور ہماری جماعت کو اس قسم کے ابتلاؤں پر غم نہیں کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا مبارک احمد کے متعلق فلاں وقت مجھے الہام ہوا تھا کہ یہ چھوٹی عمر میں اٹھا لیا جائے گا۔ اس لئے یہ تو خوشی کا موجب ہے کہ خدا تعالیٰ کا نشان پورا ہوا۔‘‘

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: کہ ’’پس ہمارا اپنا بھائی بیٹا یا کوئی اور عزیز رشتے دار اگر مر جائے اور اس کی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ کی پیشگوئی ہو تو رنج کے ساتھ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہمیں خوشی بھی ہوگی۔ خوشی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم انہیں غیر سمجھتے ہیں۔ ہم تو انہیں اپنا ہی سمجھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو ان سے بھی زیادہ اپنا سمجھتے ہیں اور یہ ہمارے لئے ناممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے کسی نشان کو چھپائیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا پر اپنی دونوں خوبیوں کو ظاہر کر دیں۔ ایک طرف خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان قہری نشان کو ہم دنیا میں پھیلائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے ظہور پذیر ہوا اور دوسری طرف مصیبت زدگان اور مجروحین کی امداد کریں۔ (مطلب یہ ہے کہ جو مختلف آفات میں مرتے ہیں وہ بھی ہمارے اپنے ہی ہیں۔ وہ بعض قہری نشانوں کی وجہ سے مر رہے ہیں جس کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود نے فرمائی۔ تو ہمیں دوسروں کو یہ بتانا چاہئے ایک وجہ تو یہ ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے ظہور پذیر ہوا اور دوسری طرف مصیبت زدگان اور مجروحین کی امداد کریں۔ اب یہ نہیں ہے کہ اسی بات پر ہم خوش ہو جائیں کہ یہ لوگ نشان کے طور پر مر گئے بلکہ جو زخمی ہیں، جو مصیبت زدگان ہیں، جو آفت زدہ ہیں، جن کو تکلیفیں پہنچی ہیں اس نشان کے واقعہ ہونے کی وجہ سے ان کی امداد بھی کریں) تا دنیا سمجھے کہ ہم جہاں خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہونے کے بعد اس کی اشاعت میں کسی مصیبت اور ملامت کی پرواہ نہیں کرتے وہاں ہم سے زیادہ ان کا خیر خواہ بھی کوئی نہیں ہے۔ (اور اسی لئے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ان مصیبت زدوں کی امداد کرتی بھی ہے۔) اگر ہم اپنی ان دونوں خوبیوں کو ظاہر کریں گے تو اس وقت خدا کی بھی دونوں قدرتیں ہمارے لئے ظاہر ہوں گی۔ وہ قدرت بھی جو آسمان سے اترتی ہے اور وہ قدرت بھی جو زمین سے ظاہر ہوتی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 339-338 خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جون 1935ء)

پس یہ واقعات حضرت مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ بچے کی خدمت، اس کے علاج کی فکر، اپنے قریبی ساتھی کی فکر، اس کے علاج کی طرف توجہ، پھر نشانات پورے ہونے پر خوشی کا بھی اظہار لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی تو پھر ایسا اظہار کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں اور احباب جماعت کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ اور اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی تلقین کہ اصل مقصد خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اور جو اس نے خبریں دی ہیں ان کے پورا ہونے پر جہاں ایک طرف اطمینان ہے وہاں دوسری طرف انسانیت کو جہاں خدمت کی ضرورت ہے وہاں پورے زور سے اور پوری توجہ سے خدمت بھی کرنی ہے۔

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کی ذہانت اور ذکاوت کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’میں احساس اور بے حسی کی مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں جنہوں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ حضرت صاحب کو مبارک احمد سے کس قدر محبت تھی۔ اس محبت کی کئی وجہیں تھیں۔ اول یہ کہ وہ کمزور تھا اور کچھ نہ کچھ بیمار رہتا تھا۔ اس لئے اس کی طرف خاص توجہ رکھتے تھے اور یہ لازمی بات ہے کہ جس کی طرف خاص توجہ ہو اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ دوسرے اگرچہ وہ ہم سے چھوٹا تھا اور اس کی عمر بھی بہت تھوڑی تھی مگر بہت ذہین اور ذکی تھا۔ (حضرت مسیح موعود کی محبت کی ایک یہ بھی وجہ تھی کہ وہ بہت ذہین اور ذکی تھا۔) اس کی عمر سات سال کی تھی اور وہ اسی عمر میں شعر کہہ لیتا تھا اور عام طور پر اس کے شعر کا وزن درست ہوتا تھا۔ (اتنی چھوٹی عمر میں بھی شعر کہتے تھے اور وزن بھی درست ہوتا تھا۔) اس کی ذہانت اور حافظے کی مثال یہ ہے کہ جب حضرت صاحب نے وہ بڑی نظم جس کی ردیف ’’یہی ہے‘‘ لکھی تو ہم سب کو فرمایا کہ تم قافیہ تلاش کرو۔ اس نے (یعنی صاحبزادہ مبارک احمد نے) ہم سب سے زیادہ قافیے بتلائے جن میں بہت سے عمدہ قافیے تھے۔‘‘

(خطبات محمود جلد اوّل صفحہ 78-77 خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 1920ء)

پھر حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس کا تعلق اس بات سے ہے کہ مخلوق کی جسمانی خدمت بھی کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار ہو سکے۔ فرماتے ہیں کہ ’’مجھے ایک نظارہ کبھی نہیں بھولتا۔ میں اس وقت چھوٹا سا تھا۔ سولہ سترہ سال کی عمر تھی کہ اس وقت ہماری ایک چھوٹی ہمشیرہ جو چند ماہ کی تھی فوت ہوگئی اور اس کو دفن کرنے کے لئے اسی مقبرے میں لے گئے جس کے متعلق احرار کہتے ہیں کہ احمدی اس میں دفن نہیں ہو سکتے۔ جنازے کے بعد نعش حضرت مسیح موعود نے اپنے ہاتھوں پر اٹھا لی۔ اس وقت مرزا اسماعیل بیگ صاحب مرحوم جو یہاں دودھ کی دکان کیا کرتے تھے آگے بڑھے اور کہنے لگے حضور! نعش مجھے دے دیجئے۔ میں اٹھا لیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا ’’یہ میری بیٹی ہے‘‘۔ یعنی بیٹی ہونے کے لحاظ سے اس کی ایک جسمانی خدمت جو اس کی آخری خدمت ہے یہی ہو سکتی ہے کہ میں خود اس کو اٹھا کر لے جاؤں‘‘۔ حضرت مصلح موعود اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ’’رب العالمین کا مظہر بننا چاہتے ہو تو تمہارے لئے بھی ضروری ہے کہ مخلوق کی جسمانی خدمات بجا لاؤ۔ اگر تم خدمت دین میں اپنی ساری جائیدادیں دے دیتے ہو۔ اپنی کل آمد (دین) کی اشاعت کے لئے خرچ کر دیتے ہو تو تم ملکیت کے مظہر تو بن جاؤ گے۔ (مالکیت کے مظہر تو بن جاؤ گے) مگر رب العالمین کے مظہر نہیں بنو گے کیونکہ رب العالمین کا مظہر بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو اور غرباء کی خدمت پر کمربستہ رہو‘‘۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 580-579 خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 1937ء)

پس یہ خوبصورت وضاحت ہے کہ رب العالمین کا مظہر بننے کے لئے اپنے ہاتھ سے نہ صرف اپنوں کی بلکہ غیروں کی بھی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ اگر غور کریں تو اس کے بڑے وسیع نتائج ہیں جو قوم کو آپس میں مضبوطی سے جوڑ دیتے ہیں۔ اور معاشرے کا ہر حصہ اگر اس پر عمل کرے تو ایک دوسرے کی خدمت کرنے سے ایک خوشگوار معاشرہ بن جاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود کے توکل، قبولیت دعا، اپنی سچائی پر کامل یقین ہونے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ’’حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک دفعہ کپورتھلہ کے احمدیوں اور غیر (از جماعت) کا وہاں کی ایک (بیت الذکر) کے متعلق مقدمہ ہوگیا۔ جس جج کے پاس یہ مقدمہ تھا اس نے مخالفانہ رویہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ اس پر کپورتھلہ کی جماعت نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود کو دعا کے لئے لکھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے جواب میں انہیں تحریر فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تو (بیت الذکر) تم کو مل جائے گی۔ مگر دوسری طرف جج نے اپنی مخالفت بدستور جاری رکھی اور آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھ دیا۔ مگر دوسرے دن جب وہ فیصلہ سنانے کے لئے

عدالت میں جانے کی تیاری کرنے لگا تو اس نے نوکر سے کہا کہ مجھے بوٹ پہنا دو۔ نوکر نے ایک بوٹ پہنایا اور دوسرا ابھی پہنا ہی رہا تھا کہ گھٹ کی آواز آئی۔ اس نے اوپر دیکھا تو جج کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد دوسرے جج کو مقرر کیا گیا اور اس نے پہلے فیصلے کو بدل کر ہماری جماعت کے حق میں فیصلہ کر دیا جو دوستوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ثابت ہوا اور ان کے ایمان آسمان تک پہنچے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے انبیاء کے ذریعہ متواتر غیب کی خبریں دیتا ہے جن کے پورا ہونے پر مومنوں کے ایمان اَور بھی ترقی کر جاتے ہیں۔ یہ غیب کی خبروں کا ہی نتیجہ تھا کہ جو لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان کے دل اس قدر مضبوط ہو گئے کہ اور لوگ تو موت کو دیکھ کر روتے ہیں مگر صحابہ میں سے کسی کو جب خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کا موقع ملتا تو وہ خوشی سے اچھل پڑتا اور کہتا: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ کہ ربّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 28-27)

حضرت مسیح موعود کے ایک کشف کے چند منٹ میں پورا ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کبھی بیداری میں ایک نظارہ دکھایا جاتا ہے مگر وہ تعبیر طلب نہیں ہوتا بلکہ فلق الصبح کی طرح اسی رنگ میں ظاہر ہو جاتا ہے جس رنگ میں اللہ تعالیٰ انسان کو نظارہ دکھاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے کشوف میں ہمیں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے کشفی حالت میں دیکھا کہ مبارک احمد چٹائی کے پاس گرا پڑا ہے اور اسے سخت چوٹ آئی ہے۔ ابھی اس کشف پر تین منٹ سے زیادہ نہیں گزرے تھے کہ مبارک احمد جو چٹائی کے پاس کھڑا تھا اس کا پیر پھسل گیا۔ اسے سخت چوٹ آئی اور اس کے کپڑے خون سے بھر گئے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 447)

پھر قادیان کی ابتدائی حالت کا نقشہ اور پھر قادیان کی ترقی اور جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ایک زمانہ وہ تھا کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا۔ پھر وہ وقت آیا جب آپ کے ساتھ ہزاروں آدمی تھے اور اب تو لاکھوں تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر کسی زمانے میں پنجاب میں بھی کوئی شخص آپ کا معتقد نہ تھا اور اب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے تمام براعظموں میں احمدی پھیل گئے ہیں۔ اگر یہ سچ بات ہے کہ دنیا نہیں مانتی تو پھر اتنے لوگ کہاں سے آ گئے؟'' (اگر ہمیں جماعت احمدیہ کو، حضرت مسیح موعود کو دنیا نہیں مانتی تو اتنے لوگ کہاں سے آ گئے اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملکوں کے ملک احمدی ہو رہے ہیں یا وہاں احمدیت پھیل رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں) ''یہیں دیکھ لو۔ اچھے لوگ اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو حضرت مسیح موعود کے ابتدائی زمانے میں آپ پر ایمان لائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس مجمع میں بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی شکل دیکھی۔ زیادہ تر وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی تصویر دیکھی۔ پھر کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے شکل تو دیکھی مگر آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا انہیں موقع نہ ملا اور بہت قلیل ایسے ہیں جو غالباً درجنوں سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے جنہوں نے آپ کی باتیں سنیں اور آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا انہیں موقع ملا مگر آخر یہ لوگ کہاں سے آئے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میری پیدائش اور بیعت قریباً ایک ہی وقت سے چلتی ہے۔ (ساتھ ساتھ چلتی ہیں) اور جب میں نے کچھ ہوش سنبھالا۔ اس وقت کئی سال (دعوت الی اللہ) پر گزر چکے تھے لیکن مجھے اپنے ہوش کے زمانے میں یہ بات یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود جب سیر کے لئے نکلتے تو صرف حافظ حامد علی صاحب ساتھ ہوتے۔ (یعنی صرف دو آدمی ہوتے) ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کا اسی طرف سیر کے لئے آنا ہوا (قادیان کے ایک علاقے کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ اس طرف سیر کے لئے آنا ہوا) مَیں اس وقت چونکہ چھوٹا بچہ تھا اس لئے میں نے اصرار کیا کہ میں بھی سیر کے لئے چلوں گا۔ اس زمانے میں یہاں جھاؤ کے پودے ہوا کرتے تھے۔ (جھاڑیاں ہوتی تھیں وہ جس علاقے کی طرف آپ اشارہ فرما رہے ہیں وہاں جھاڑیاں ہوتی تھیں) اور یہ تمام علاقہ جہاں اب تعلیم الاسلام ہائی سکول، بورڈنگ اور (بیت) وغیرہ ہیں ایک جنگل تھا اور اس میں جھاؤ کے سوا اَور کوئی چیز نہ ہوا کرتی تھی۔ حضرت مسیح موعود اسی طرف سیر کے لئے تشریف لائے اور میرے اصرار پر مجھے بھی ساتھ لے لیا۔ مگر تھوڑی دور چلنے کے بعد میں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ میں تھک گیا ہوں۔ اس پر کبھی مجھے حضرت مسیح موعود اٹھاتے اور کبھی حافظ حامد علی صاحب اور یہ نظارہ مجھے آج تک یاد ہے۔ تو وہ ایسا زمانہ تھا کہ گو حضرت مسیح موعود کا دعویٰ تھا مگر آپ کو ماننے والے بہت قلیل لوگ تھے اور قادیان میں آنے والا تو کوئی کوئی تھا لیکن آج یہ زمانہ ہے (یہ 1937ء کی بات ہے جس زمانہ میں حضرت مصلح موعود نے یہ فرمایا ہے) کہ ہمیں بار بار یہ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ قادیان میں ہجرت کر کے آنے سے پیشتر لوگوں کو چاہئے کہ وہ اجازت لے لیں اور اگر کوئی بغیر اجازت کے یہاں ہجرت کر کے آئے تو اسے واپس جانے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔''

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 660-659 خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 1937ء)

پس یہ واقعات یقیناً ایمان اور یقین میں اضافہ کرنے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم سب جماعت کے مفید وجود بننے والے ہوں۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ محترمہ نسیم محمود صاحبہ اہلیہ سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی کا ہے۔ 27/اپریل 2015ء کو بعمر 58 سال کراچی میں کینسر کی وجہ سے ان کی وفات ہو گئی (-)۔ مرحومہ کے والد نے 1953ء کے پُر آشوب دور میں ایک واقعہ کے بعد ذاتی مطالعہ کر کے جماعت کو قبول کیا تھا۔ مخالفتیں بھی بڑے رستے کھولتی ہیں۔ واقعہ یوں تھا کہ مکرم ملک محمد رفیق صاحب پاکستان ایئر فورس میں ملازم تھے۔ لاہور سے کراچی کے لئے روانہ ہوئے تو رائے ونڈ سے (-) کا ایک مجمع ٹرین میں سوار ہوا۔ یہ 53ء کے زمانے کی بات ہے جب پاکستان میں احمدیوں کے خلاف پہلا فساد ہوا۔ رائے ونڈ سے (-) کا مجمع ٹرین میں سوار ہوا کہ ہم جہاد پر جا رہے ہیں اور جہاد کیا ہے کہ قادیانیت کو اس ملک سے مٹا کر دم لیں گے۔ کہتے ہیں کہ ٹکٹ چیکر کے آنے پر سوائے ملک محمد رفیق صاحب اور ان کے ساتھی آفیسر کے کسی مولوی سے ٹکٹ برآمد نہ ہونے پر انہوں نے سوچا۔ (بغیر ٹکٹ کے گاڑی میں سفر کر رہے تھے) کہ اگر یہ مولوی سچے ہوتے اور ان کا جہاد حقیقی ہوتا تو یہ بغیر ٹکٹ سفر کر کے ملکی خزانے کو نقصان نہ پہنچا رہے ہوتے۔ اب آجکل تو یہ اور بھی زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بہر حال اس واقعہ کے بعد جب آپ اپنی ملازمت پر کراچی پہنچے تو آفیسر انچارج سے دریافت کیا کہ کیا ہماری یونٹ میں کوئی قادیانی ہے تو معلوم ہونے پر ایک احمدی سے گفتگو اور پھر معلومات حاصل کر کے آخر بیعت کر لی اور احمدیت میں شامل ہو گئے۔ بہر حال ان کے والد نے اس طرح احمدیت قبول کی اور ان کے خاندان میں احمدیت آئی۔

مرحومہ 1987ء سے اب تک کراچی میں ہی ٹیچنگ کے شعبہ سے وابستہ رہیں۔ خدا تعالیٰ نے مرحومہ کو 1997ء سے وفات تک جماعتی خدمات کی بھرپور توفیق عطا فرمائی۔ 1997ء سے 2005ء تک آٹھ سال پھر 2007ء سے 2013ء تک چھ سال بحیثیت لوکل صدر لجنہ دو دفعہ خدمت کی توفیق پائی۔ پھر آپ کو قیادتوں کے نگران کی حیثیت سے مقرر کیا گیا۔ ضلع کراچی کی عاملہ کی ممبر رہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ بھی تھیں۔ ان کے پسماندگان میں ان کے خاوند مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار ہیں۔ آپ کے دونوں بیٹے (مربی) سلسلہ ہیں حافظ سید شاہد احمد صاحب جو نائیجیریا میں ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب جو جامعہ احمدیہ یو۔ کے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ یہ والدہ کے جنازے پر جا بھی نہیں سکے۔

یہی حافظ سید مشہود احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والدین نے اپنے دونوں بیٹوں کو قرآن پاک حفظ کروا کر خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ دونوں کو حافظ قرآن بنایا پھر جامعہ میں داخل کروایا۔ والدہ محترمہ نے ہر معاملے میں دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور بچپن سے ہی ہمارے ذہنوں میں یہ بات راسخ کی کہ ہم نے صرف جماعت کی خدمت کرنی ہے۔ کہتے ہیں مجھے یاد ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی رات کو سوتے ہوئے ادعیہ ماثورہ یاد کروانے کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے دعائیں

کرنا ان کا معمول تھا۔ بالخصوص حضرت مسیح موعود کی اپنی اولاد کے حق میں لکھی ہوئی منظوم دعا ''میرے مولیٰ میری اک دعا ہے'' کے اشعار ترنم اور انتہائی درد کے ساتھ پڑھا کرتی تھیں۔ نیز ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمہارے بڑے بھائی نے مربی بننا ہے اور تم نے قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے کراچی سے ربوہ جانا ہے۔ بعد میں پھر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ دونوں بھائیوں نے قرآن مجید بھی حفظ کیا اور پھر زندگی وقف کر کے جامعہ میں تعلیم بھی حاصل کی اور (مربی) بن کے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مدرسۃ الحفظ میں ہمارے قیام کے دوران ہماری امی جان کراچی سے ربوہ کا تقریباً ہر ماہ سفر کرتیں اور اس دور میں ریل کا نظام بھی بڑا خستہ اور تکلیف دہ تھا۔ آپ ہم سے مل کر ہمارا حفظ شدہ حصہ خود بھی سنتیں۔ ہمارے کپڑے دھونے، استری کرنے اور ایک دن خدمت کرنے کے بعد اگلے روز پھر واپس کراچی جا کر (کیونکہ تدریس کے شعبہ سے منسلک تھیں) اپنے سکول میں جا کے تدریسی ذمہ داریاں ادا کرتیں۔ گزشتہ دنوں یہ وہاں گئے ہوئے تھے۔ اس وقت وہ بیمار تھیں۔ جنازے پر تو نہیں جا سکے لیکن بیماری میں جا کر ایک دفعہ مل آئے تھے۔ کہتے ہیں جب وہاں گیا تو مجھے فرمانے لگیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتی ہوں کہ اے میرے مالک مجھے میرے واقفین زندگی بیٹوں کے لئے ابتلا نہ بنانا۔ آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی تھا کہ اپنوں غیروں کی بچیوں کی شادیوں کے مسائل اور رشتے کے مسائل حل کرنے میں بہت مدد کیا کرتی تھیں، بڑی تڑپ رکھتی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اور افراد جماعت کے ساتھ محض لِلّٰہ ہمدردی کا جو تعلق تھا وہ بھی نرالا اور بڑی شان والا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے اور ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

☆☆☆..................☆☆..................☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم عمران احمد بھٹی صاحب سانده کلاں لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی قانتہ عمران واقفہ نو نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 14 مئی 2015ء کو اس کی تقریب آمین ہمارے گھر سانده لاہور میں ہوئی۔ بچی کے نانا مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ گلشن پارک لاہور نے قرآن کریم کی آخری سورتیں سنیں اور دعا کروائی۔ قانتہ عمران کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ ناصرہ سحر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سانده کو ملی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

۞ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اصغر لون صاحب مرحوم اگوکی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتی ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے مکرم ذیشان اصغر لون صاحب و بہو مکرمہ صنم ذیشان صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے 9 سال بعد محض اپنے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل 8 مارچ 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام مہد ذیشان تجویز ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو کی عظیم الشان تحریک میں شمولیت کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم طارق احمد لون صاحب آف جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے، نافع الناس وجود اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

نواب شاہ کی احمدی خاتون مکرمہ ارباب خاتون صاحبہ ہمشیرہ مکرم منظور احمد میرانی صاحب کے دل کا بائی پاس طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوا ہے۔ ان کی والدہ بھی بیمار، کمزور اور ضعیف ہیں۔ ان دونوں خواتین کی صحت یابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد امجد صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع نواب شاہ کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ دل کے عارضہ کے سبب بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم اعجاز احمد صاحب زعیم انصار اللہ نواب شاہ شہر ٹانگ میں فریکچر کے باعث تا حال علیل ہیں۔ فروری میں ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ امر جان صاحبہ زوجہ مکرم لالہ غلام محمد خاں صاحب نواب شاہ مورخہ 29 مارچ 2015ء کو بعمر 75 سال تربیلہ میں انتقال کر گئیں۔ ان کا جنازہ نواب شاہ لایا گیا۔ جہاں 31 مارچ کی شب احمدیہ قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ مکرم طارق محمود کھوکھر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کے خاوند مکرم غلام محمد خاں صاحب کی وفات کو کئی سال گزر چکے ہیں۔ مرحومہ نے یہ وقت انتہائی صبر وشکر وقار کے ساتھ گزارا اور نظام سلسلہ کے ساتھ منسلک رہی۔ آپ خدا کے فضل سے آخر دم تک نامساعد و ناموافق حالات میں بھی آپ کا قدم نہ ڈگمگایا اور احمدیت پر وفاداری کے ساتھ قائم رہیں۔ مرحومہ مہمان نواز، صدقہ خیرات کرنے والی، پنجوقتہ نماز کی پابند خاتون تھیں۔ زندگی کے آخری سالوں میں کافی بیماریوں نے گھیر لیا۔ جن کا صبر وہمت کے ساتھ آپ نے مقابلہ کیا۔ انہوں نے ساری زندگی نواب شاہ ہی میں گزاری۔ نواب شاہ شہر کے ساتھ ان کی الگ جماعت گوٹھ شیر محمد تھی جہاں ان کے خاوند صدر جماعت تھے۔ ان کے ایک بیٹے مکرم رفیق احمد خان صاحب آئرلینڈ ہوتے ہیں اور انہیں وہاں جماعتی خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ احباب سے ان کی مغفرت و ترقی درجات کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

شعبہ گائنی میں آپریشن کیلئے ہدایات

۞ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ گائنی میں آنے والے مریض درج ذیل ہدایات کا خیال رکھیں۔

☆ اگر آپ کا آپریشن تجویز ہوا ہے تو اس بارے میں جو بھی سوال آپ پوچھنا چاہیں ڈیوٹی ڈاکٹر یا سینئر ڈاکٹر سے پوچھ سکتی ہیں۔

☆ گزارش ہے کہ آپریشن والے دن سے ایک دن پہلے صبح 8:30 بجے ہسپتال تشریف لائیں تا کہ داخلے کی کارروائی وقت پر شروع ہو سکے۔

☆ جیولری، نیل پالش اُتار کر تشریف لائیں اور کوشش کریں کہ مہندی بھی نہ لگی ہو۔ قیمتی اشیاء ساتھ نہ لائیں۔

☆ آپریشن کی اجازت کے لئے سرپرست (خاوند یا والد) ہمراہ آئیں اور ان کی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ساتھ لانا ضروری ہے۔

☆ اپنا ایڈریس اور فون نمبر درست درج کروائیں۔

☆ آپریشن سے پہلے اور بعد بیہوشی والے ڈاکٹر صاحب کی ہدایات پر عمل کریں۔

☆ آپریشن کی تیاری سے متعلق سٹاف نرس اور ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کریں۔

☆ آپریشن کے بعد چند روز داخل رہنا پڑتا ہے اس کے مطابق تیاری کر کے تشریف لائیں۔

☆ بچے کی پیدائش والے آپریشن کیلئے آنے والی خواتین بچے سے متعلقہ اشیاء اور کپڑے بیگ وغیرہ ہمراہ لائیں۔

☆ اخراجات سے متعلق صرف ڈیوٹی ڈاکٹر یا سینئر نرس سے معلومات حاصل کریں۔

☆ اپنے ساتھ تمام ریکارڈ اور رپورٹس ضرور لائیں۔

☆ ہسپتال کے عملے سے تعاون کریں۔

☆ آپریشن والے بعض مریضوں کے نمونے کے ٹیسٹ شوکت خانم ہسپتال لاہور بھجوانے ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق معلومات ڈیوٹی ڈاکٹر یا سینئر سٹاف نرس سے حاصل کریں۔

☆ جن مریضوں کے خاوند ملک سے باہر ہوں وہ اجازت نامہ بذریعہ فیکس پہلے منگوا کر رکھیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ ترکہ مکرم محمد انعام صاحب)

۞ مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے خاوند مکرم محمد انعام صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 1 بلاک نمبر 3 محلّہ باب الابواب برقبہ 11 مرلہ میں سے 3 مرلہ 136 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ نادیہ انعام صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم نوید الحق صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نمک کے گھریلو استعمالات

مصنوعی پھولوں کو چمکائیے

گھر کے ڈرائنگ روم یا کچن میں عموماً سجاوٹ کے لئے مصنوعی پھول سجا دیئے جاتے ہیں لیکن ان کی صفائی ایک مشکل امر بن جاتا ہے۔ایک پولیتھین بیگ یا شاپر لیجئے اس میں ایک چوتھائی کپ نمک کے ساتھ ہی مصنوعی پھولوں کو ڈال دیجئے۔اب بیگ کو زور سے تین چار جھٹکے دیجئے۔پھول سلک یا نائلون کے ہوں، پھر سے چمک اٹھیں گے۔

پیتل اور تانبے کے برتنوں کو چمکائیے

پیتل یا تانبے کے برتن پر میل سے دھبے پڑ جاتے ہیں یا کچھ عرصے بعد سبزی مائل ہونے لگتے ہیں۔اس کے لئے مہنگی پالش وغیرہ خریدنے کی بجائے گھر میں ہی نمک، آٹا اور سرکہ ہم وزن لے کر مکسچر بنائیے اور اس مکسچر کو کسی کپڑے کے ساتھ پیتل یا تانبے کے برتن پر مل دیجئے جیسے جیسے آپ اسے صاف کریں گے برتن چمکنے لگے گا۔

فرنیچر صاف کیجئے

عموماً لکڑی کی میزوں پر پانی کا گلاس یا کوئی بھی برتن رکھنے سے نشان پڑ جاتے ہیں تو اس کے لئے ایک کھانے کا چمچ نمک لیجئے اور اس میں چند قطرے پانی کے شامل کریں تا کہ پیسٹ بن جائے اب اس پیسٹ سے میز یا لکڑی کے دیگر فرنیچر پر پڑے نشانوں کو صاف کریں۔

مکھی یا مچھر کے کاٹنے پر

اگر کسی کو شہد کی مکھی کاٹ جائے تو فوراً کاٹنے کی جگہ پر نمک کا لیپ کر دیں اس سے درد میں کمی ہوگی اور جلد سوجے گی بھی نہیں۔اسی طرح اگر مچھر کاٹنے کی جگہ پر خارش ہو رہی ہو تو نمک ملے پانی سے متاثرہ حصے کو دھو کر او پر سرسوں کا تیل لگا دیں خارش سے آرام آجائے گا۔

ریفریجریٹر کی صفائی

ریفریجریٹر کی صفائی ایک بڑا مسئلہ ہوتا ہے کیونکہ برف کی تہہ جم جانے سے اسے اکھاڑنے میں خدشہ ہوتا ہے کہیں نوکیلی چیز لگنے سے فریج خراب ہی نہ ہو جائے اس کا حل بھی نمک میں موجود ہے۔فریج کو جب صاف کرنا مقصود ہو اسے بند کر کے بالکل خالی کر لیجئے اب ہلکا نیم گرم پانی لیجئے اس میں نمک شامل کریں اور کسی بھی اسفنج سے فریج کو اندر سے صاف کریں۔

چائے اور کافی کے نشانات مٹائیے

عموماً شیشے یا پتھر کے کپوں پر چائے یا کافی کے نشان جم جاتے ہیں اور دھونے سے بھی نہیں جاتے اور برتن پرانے لگنے لگتے ہیں۔اس کے لئے کپ دھوتے ہوئے صابن لگانے سے پہلے نمک کو نشانوں پر مل دیں اور اگر ایسا کرنے سے بھی داغ ختم نہ ہو تو نمک میں تھوڑا سا سرکہ شامل کریں اور نشانوں پر ملیں۔چائے اور کافی کے پرانے نشان بھی غائب ہو جائیں گے۔

اُبلے انڈوں کے چھلکوں کو ٹوٹنے سے بچائیں

انڈے ابالنے کے بعد چھلکے اتارتے ہوئے ٹوٹ جاتے ہیں جبکہ اس سے انڈے کی سطح بھی چکنی نہیں رہتی۔اس پریشانی سے بچنے کے لیے جب انڈے ابالنے کے لئے رکھیں تو پانی میں ایک بڑا چمچ نمک کا شامل کر دیجئے اس سے انڈے کے چھلکے سخت ہوں گے اور آسانی سے انڈا اچھل جائے گا۔

پالک کو آسانی سے دھوئیے

بعض اوقات پالک مٹی سے اس قدر بھری ہوتی ہے کہ اسے جتنا بھی دھویا جائے مٹی کے ذرات پھر بھی نہیں چھوٹتے اس کے لئے کٹی ہوئی پالک کو نمک ملے پانی سے دھوئیے اس سے پالک مکمل طور پر صاف ہو جائے گی کیونکہ نمک کے ساتھ ساتھ مٹی بھی آسانی سے پانی کے ساتھ بہہ جائے گی۔

استری کی سطح کو صاف کیجئے

بعض اوقات کپڑے استری کرتے ہوئے اس کا درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے کپڑے ساتھ چمٹ جاتے ہیں، کپڑے تو خراب ہوتے ہی ہیں اس کے ساتھ ساتھ استری کی سطح بھی کھردری ہو جاتی ہے۔اس کے لئے استری کو گرم کیجئے، ایک کاغذ پر نمک چھڑ کئے اب گرم کی ہوئی استری کو اس نمک پر پھیریئے۔استری کی سطح پہلے کی طرح صاف شفاف ہو جائے گی۔

(روزنامہ دنیا 23۔فروری 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 16 جون

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 جون 2015ء

6:15 am	حضور انور کا اختتامی خطاب
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔اگست 2009ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	بستان وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء (سندھی ترجمہ)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے — لائل پور۔فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی :0412619421

خالص سونے کے دلکش ودیدہ زیب زیورات بنوانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولرز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی خرید وفروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پر تشریف لانے سے پہلے فون کرلیں 0321-4441713

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

ربوہ میں مناسب قیمت پر اعلیٰ معیار کی روایات کا ضامن
موسم گرما کی نئی اور منفرد ورائٹی پر سیل کا آغاز
مردانہ، زنانہ اور بچگان کے جدید ڈیزائنز کا مرکز
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
Student can contact us from any city & any country
EC Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

Coming Soon Eid Collection
ٹاپ برانڈز ڈیزائنز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men, Women, Kids
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم: 047-6213961